احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 27 اگست 2004ء 10 رجب 1425 ہجری - 27 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 192

جلسہ سالانہ جرمنی سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب 22/ اگست 2004ء

قرب الٰہی کے لئے دعاؤں سے کام لیں، بخشش اور مغفرت طلب کریں

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ایسے مخلصین کی جماعت دی جنہوں نے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کا 29 واں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر روحانی برکات وفیوض کے ساتھ مورخہ 20 تا 22 اگست 2004ء کامیابی سے منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس اس جلسہ میں شمولیت سے رونقیں دوبالا ہوگئیں۔ مورخہ 22 اگست کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب فرمایا۔ جب حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق شام سوا سات بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو پنڈال نعرہ ہائے تکبیر، اللہ اکبر سے گونج اٹھا۔ پنڈال میں کھچا کھچ بیٹھے ہوئے احمدی احباب نے اپنے ہر دلعزیز آقا کا دل کھول کر استقبال کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور انور نے وٹرنری میڈیکل سائنس میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے پر مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد شاہ صاحب کو انعام سے نوازا۔ حضور انور نے اپنے اختتامی خطاب میں صداقت مسیح موعود، جماعت احمدیہ کی ترقیات اور حضرت مسیح موعود کو سو سال پہلے ہونے والے الہامات اور ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔ یہ تمام کارروائی اور اختتامی خطاب احمدیہ ٹیلی ویژن نے تمام دنیا کے احمدی احباب کے لئے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا۔ اور ساتھ ساتھ انگریزی، عربی، بنگالی، جرمن اور فرانسیسی زبانوں میں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا آنحضرت ﷺ نے آج سے 14 صدیاں پہلے اپنے ایک عاشق صادق غلام کے آنے کی خبر دی تھی۔ حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ایک رویا میں دکھایا کہ دین حق کی عظمت آپ ہی کے ذریعے پھیلنی ہے۔ حضور انور نے وہ رویا پڑھ کر سنائی۔ حضور انور نے بیعت کی اہمیت بیان کرنے کے بعد فرمایا یاد رکھیں جو ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آجائے تو اس ہاتھ کی برکت سے وہ شخص کبھی ضائع نہیں ہوتا اور نہ کبھی اس کی نسلیں ضائع ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا الٰہی حکم کے مطابق حضرت مسیح موعود نے مارچ 1889ء میں بیعت لی۔ اور خدا تعالیٰ اس جماعت کو مضبوط سے مضبوط کرتا چلا گیا۔ ہر مخالف لہر کے بعد یہ کشتی مضبوط دکھائی دی۔ اور اس کشتی کے ہر سوار نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ذاتی طور پر اپنے اوپر برستے دیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ایسے مخلصین کی جماعت دی جنہوں نے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ احمدی کا ایمان ہے کہ جو اس کی راہ میں جان دیتے ہیں وہ مردہ نہیں بلکہ زندوں سے بہتر ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی دائمی جنتوں کے وارث ہوگئے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے مسیح موعود کا زمانہ پایا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ثابت قدم رہیں اور اپنے ایمانوں پر قائم رہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کو آج سے سو سال پہلے 1904ء کو ہونے والے بعض الہامات کا ذکر فرمایا اور ان کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ حضور انور نے فرمایا ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے دعاؤں سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں اور اس سے اس کی بخشش اور مغفرت طلب کریں۔ پس رحمٰن خدا کو پانے کے لئے اس کی طرف جانے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ حضور انور نے دعا کی کہ خدا تعالیٰ ہمیں حقیقت میں حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والا بنائے اور ہمیں ہماری زندگیوں میں ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتا ہوا بھی دکھائے جن کا پورا ہونا ابھی باقی ہے۔ آخر پر حضور انور نے جلسہ سالانہ میں آنے والوں کو بعض نصائح فرمائیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس دعا میں دنیا کے تمام احمدی احباب حضور انور کے ساتھ شامل ہوئے۔ بعد میں حضور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں آپ نے فرمایا کہ جلسہ میں حاضرین کی تعداد 28 ہزار رہی۔

میں خدا سے ڈرتا ہوں

63ھ میں یزید نے مدینہ پر حملہ کیا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ مدینہ کی بے حرمتی کا منظر دیکھ کر ایک پہاڑ کی کھوہ میں چلے گئے مگر ایک دشمن وہاں بھی آ گیا اور انہیں قتل کرنے کیلئے تلوار بلند کی مگر انہوں نے وہ آیت پڑھی جو آدم کے مقتول بیٹے نے دوسرے کے سامنے پڑھی تھی کہ اگر تو نے مجھے قتل کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا تو میں ایسا نہیں کروں گا کیونکہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ یہ سن کر وہ شخص وہاں سے چلا گیا۔

(تاریخ طبری جلد3 ص357 حالات 63ھ)

ضرورت نگران جائیداد

دفتر نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ کو ایک نگران جائیداد کی ضرورت ہے جو محکمہ مال میں بطور پٹواری کم از کم دس سال کا تجربہ رکھتے ہوں۔ خواہش مند حضرات متعلقہ صدر/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں 15 ستمبر 2004ء تک دفتر ناظم جائیداد میں پہنچا دیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

نمایاں کامیابی

سید عبدالسلام باسط صاحب نائب امیر ضلع جہلم لکھتے ہیں خاکسار کی بچی مکرمہ وجیہہ سید صاحبہ نے امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے فیڈرل بورڈ کے انٹرمیڈیٹ امتحان میں 951/1100 نمبر حاصل کئے ہیں اور اپنے کالج (ایف جی انٹر کالج جہلم) میں مجموعی طور پر اول پوزیشن حاصل کی ہے اس کے علاوہ بچی کی پورے پاکستان میں مجموعی طور پر اٹھارہویں اور پری انجینئرنگ گروپ میں چوتھی پوزیشن آئی ہے۔ اس سے قبل گزشتہ سال پارٹ ون میں بھی بچی نے کالج میں ٹاپ کیا تھا اور میٹرک کے امتحان میں بھی اپنے ایف جی سکول میں اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ وجیہہ صاحبہ سید عبدالباسط صاحب مرحوم سابق نائب مجلس معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔

پلاسٹک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیر زادہ صاحب پلاسٹک سرجن مورخہ 5 ستمبر 2004ء بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب سرجیکل/ای این ٹی آؤٹ ڈور سے رابطہ کر کے ریفر کروالیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ندائے خلافت

ہے چشمۂ جاری عطائے خلافت
ندائے فلک ہے، ندائے خلافت

خلافت سے وابستہ دامن کو رکھو
رضائے خدا ہے، رضائے خلافت

اطاعت کے جوئے کو گردن پہ رکھو
یہی ہے سراسر، وفائے خلافت

بصیرت کی آنکھوں سے گر جائزہ لو
بہت دلنشیں ہے، ادائے خلافت

دل و جاں سے حاضر رہو اس کے در پر
جسے حق نے بخشی، ردائے خلافت

اُسے ہاتف آسمانی ہی سمجھو!
وہ نکتہ جو ہم کو، سجھائے خلافت

یہی میرے دل کی فقط آرزو ہے!
کہ بن جاؤں میں خاک پائے خلافت

جو پوچھو کہ دنیا سے کیا چاہتا ہوں
فقط چاہتا ہوں، دعائے خلافت

یعقوب امجد

تو پھر احساں ہمارے گن سکو گے

فلک کے تم نہ تارے گن سکو گے
نہ گل گلشن کے سارے گن سکو گے
اگر تم گن سکو بارش کے قطرے
تو پھر احساں ہمارے گن سکو گے

ارشاد عرشی ملک

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم رانا عزیز اللہ خان صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم خاور گل صاحب ولد مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ساکن چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد کا نکاح مکرمہ سارہ حفیظ صاحبہ بنت مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب آف پیرس (فرانس) کے ساتھ مورخہ 17راگست 2004ء کو بیت راجیکی ربوہ میں مکرم فضل احمد ساجد صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز عصر مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ سارہ حفیظ مکرم محمد اسماعیل صاحب مجاہد ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ کی پوتی اور مکرم میر محمد عبداللہ صاحب ساکن فیکٹری ایریا ربوہ کی نواسی ہیں۔ اسی طرح خاور گل صاحب مکرم چوہدری محمد دین صاحب نمبردار چک 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد کے پوتے اور مکرم ملک محمد اسحاق صاحب ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے باعث خیر و برکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم شفیق احمد گمسن صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل)

اعلان داخلہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے فرنچ آن لائن سرٹیفکیٹ کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 ستمبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 22راگست 2004ء ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنا نام ناصر احمد ندیم سے تبدیل کر کے اب مرزا ناصر احمد رکھ لیا ہے۔ لہٰذا اب مجھے نئے نام سے لکھا و پکارا جائے۔

مرزا ناصر احمد مکان نمبر 32-33/2 دارالنصر غربی حلقہ منعم ربوہ

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت صوفی غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے مکرم مجد الدین صاحب اور مکرمہ عائشہ مریم صاحبہ کو مورخہ 22راگست 2004ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت صالحہ ارم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب نائب وکیل المال ثانی تحریک جدید کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین، لمبی فعال زندگی والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم نور احمد عابد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم چوہدری منور احمد صاحب باجوہ نے کویت سے اطلاع دی ہے کہ ان کے بیٹے مکرم محمد احمد باجوہ صاحب کا کویت کے ہسپتال میں 31راگست کو آپریشن متوقع ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کا آپریشن کامیاب فرمائے اور بعد آپریشن ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ اور معجزانہ طور پر شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا بشیر احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ رانا شریف احمد صاحب مرحوم بقضائے الٰہی مورخہ 11راگست 2004ء بروز بدھ کراچی میں انتقال کر گئیں۔ ان کی میت 12راگست بروز جمعرات دارالضیافت ربوہ پہنچی اور بعد از نماز مغرب بیت مہدی میں مکرم مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور 13راگست بعد از نماز جمعہ عام قبرستان میں تدفین ہوئی اور محترم سید خلیل احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم چوہدری علی محمد خان صاحب مرحوم صدر جماعت چک نمبر 497ج۔ب تحصیل شورکوٹ کی بیٹی اور چوہدری محمد علی خان صاحب مرحوم دھرم پورہ لاہور کی بہو تھیں۔ سوگواران میں دو بیٹے خاکسار اور مکرم رانا شکیل احمد صاحب اور تین بیٹیاں مکرمہ روبینہ ایاز صاحبہ، مکرمہ روزینہ ریاض صاحبہ اور روحینہ نادیہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اُسوہ انسانِ کاملؐ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی اور غیرت توحید

آپؐ کی شریعت کا پہلا سبق ہی اقرار توحید تھا۔ آپؐ نے ہمہ وقت خدا کی عظمت کے قیام کے لئے جدوجہد کی

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

﴿قسط اول﴾

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے شرک و بت پرستی کے تاریک دور میں قیام توحید کا عظیم الشان کام لیا جانا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آغاز سے ہی آپؐ کے دل میں توحید کی محبت اور بت پرستی سے نفرت رکھ دی تھی اور اپنی خاص مشیئت سے آپ کو ہر قسم کے شرک سے محفوظ رکھا۔

شرک سے نفرت

رسول اللہؐ کی کھلائی ام ایمنؓ بیان کرتی تھیں کہ ”بوانہ“ وہ بت تھا جس کی قریش تعظیم کرتے تھے۔ اُس کے پاس حاضری دے کر قربانیاں گزارتے اور سال میں ایک دن وہاں اعتکاف کرتے تھے۔ ابوطالب بھی اپنی قوم کے ساتھ وہاں جاتے اور رسول اللہؐ کو بھی ساتھ لے جانا چاہتے مگر آپؐ انکار کر دیتے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات حضورؐ کی پھوپھیاں اور ابوطالب آپ سے سخت ناراض ہوتے اور کہتے کہ بتوں سے آپ کی بیزاری کے باعث ہمیں آپؐ کے بارے میں ڈر ہی رہتا ہے۔

ایک دفعہ اپنی پھوپھیوں کے اصرار پر آپؐ وہاں چلے تو گئے مگر سخت خوفزدہ ہو کر واپس آ گئے اور کہا کہ میں نے ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ پھوپھیوں نے کہا کہ اتنے نیک انسان پر شیطان اثر نہیں کر سکتا اور پوچھا آپ نے کیا دیکھا ہے؟

آپؐ نے بتایا کہ جونہی میں بت کے قریب جانے لگتا تھا تو سفید رنگ اور لمبے قد کا ایک شخص چلا کر کہتا تھا کہ اے محمد! پیچھے رہو اور اس بت کو مت چھوؤ۔ بعد میں پھوپھیوں نے بھی اصرار چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کو ایسی مشرکانہ رسوم سے محفوظ رکھا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 1 ص 58 مطبوعہ بیروت)

بچپن میں اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ سفر شام کے دوران عیسائی راھب بحیرٰی سے ملاقات ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایک سوال پر فرمایا تھا کہ مجھ سے لات، اور عزیٰ کے بارہ میں مت پوچھو، خدا کی قسم! ان سے بڑھ کر مجھے اور کسی چیز سے نفرت نہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 2 ص 26 تا 29 مطبوعہ بیروت)

نبی کریمؐ حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر جب ملک شام گئے تو اپنا سودا فروخت کیا۔ کسی شخص نے اس دوران آپ سے لات اور عزیٰ کی قسم لینا چاہی۔ آپؐ نے فرمایا میں نے کبھی آج تک ان بتوں کے نام کی قسم نہیں کھائی اور نہ کبھی ان کی طرف توجہ کی ہے۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد جلد 1 ص 311 مطبوعہ بیروت)

عبادت الٰہی کی محبت

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بچپن سے ہی اپنے خالق و مالک کی محبت بھر دی گئی تھی۔ عبادت اور ذکر الٰہی سے آپ کو خاص شغف تھا، خلوت پسند تھی۔ عین عنفوانِ شباب میں آپ کو نیک اور سچی خوابوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ (بخاری باب بدء الوحی)

جوانی میں آنحضورؐ ہر سال غار حرا میں ایک مہینہ کے لئے اعتکاف فرمایا کرتے اور تنہائی میں اللہ کو یاد کرتے تھے۔ جاہلیت میں قریش کی عبادت کا یہ ایک طریق تھا۔ جب آپ کا یہ اعتکاف ختم ہوتا تو واپس آ کر پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرتے پھر گھر تشریف لے جاتے۔ جب حضورؐ کو پہلی وحی ہوئی تو یہ رمضان کا ہی مہینہ تھا جس میں آپ غار حرا میں اعتکاف فرما رہے تھے۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام جلد 1 ص 250,251 مکتبہ مصطفی البابی الحلبی)

اس زمانہ میں مکہ میں گنتی کے چند لوگ توحید پرست باقی رہ گئے تھے جو دین ابراہیمی پر قائم تھے۔ ان میں ایک قابل ذکر انسان زید بن عمرو تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ان سے مکے کے قریب بلدح بستی میں ہوئی۔ مشرکین کی طرف سے آنحضرتؐ کے سامنے کچھ کھانا پیش کیا گیا۔ آپؐ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ پھر زید کو کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے بھی یہ کہہ کر کھانے سے انکار کیا کہ تم لوگ اپنے بتوں کے نام پر جانور ذبح کرتے ہو اس لئے میں ہرگز تمہارا کھانا نہ کھاؤں گا، سوائے اس کھانے کے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کا ذبیحہ حرام سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری پیدا کرنے والا تو خدا ہے۔ اس کے لئے گھاس اُگانے والا بھی وہی ہے۔ پھر تم اسے غیر اللہ کے نام پر کیوں ذبح کرتے ہو؟

(بخاری بنیان الکعبہ باب حدیث زید بن عمرو)

نبی کریمؐ کی پہلی وحی کا آغاز ہی بنیادی طور پر توحید کے پیغام سے ہوا۔ پہلے محض اِقْرَأْ کے الفاظ پر آپؐ رکتے رہے مگر جب کہا گیا (-) یعنی اپنے اس پیدا کرنے والے پروردگار کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا، تو بے اختیار آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہو گئے کیونکہ آپ تو پہلے ہی اپنے خالق و مالک پر فدا تھے۔

محبت الٰہی کی تمنّا

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی کے نظارے دیکھ کر مکے کے لوگ سچ ہی تو کہتے تھے عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ آپ اپنے رب کے سچے عاشق تھے۔ آپ کی محبت کا اظہار نمازوں، عبادات، دعاؤں اور ذکر الٰہی سے خوب عیاں ہے۔ محبت الٰہی کا یہ حال تھا کہ حضرت داؤدؑ کی یہ دعا بڑے شوق سے اپنی دعاؤں میں شامل کرتے تھے۔

”اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اُس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔“

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح: 3412)

مگر محبت الٰہی کی جو دعا آپؐ نے سکھائی وہ حضرت داؤدؑ کی دعا سے کہیں جامع اور بلیغ ہے۔ آپ اپنے مولیٰ کے حضور عرض کرتے:۔

”اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اُس کی محبت جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے۔ اے اللہ! میری دل پسند چیزیں جو تو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کے حصول کے لئے قوت کا ذریعہ بنا دے۔ اور میری وہ پیاری چیزیں جو تو مجھ سے علیحدہ کر دے، ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا فرما دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح: 3413)

جس سے محبت ہو اس کی چیزوں سے بھی پیار ہو جاتا ہے، جب سال کی پہلی بارش ہوتی تو رسول اللہؐ اسے ننگے سر پر لیتے اور فرماتے ہمارے رب سے یہ تازہ نعمت آئی ہے اور سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

(کنز العمال حدیث نمبر 4939)

رسول کریمؐ کی عبادات اور اعمال پر توحید کی گہری چھاپ تھی۔ آپؐ نماز کا آغاز ہی اس دعا سے کرتے تھے۔ (-) (الانعام:80) میں نے موحد ہو کر اپنی تمام توجہ اس ذات کی طرف پھیر دی جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

(نسائی کتاب الصلوٰۃ باب افتتاح الصلوٰۃ)

رسول اللہؐ کی عبادات محض اپنے مولیٰ کی رضا کے لئے وقف اور خالص تھیں اور توحید کی گہری چھاپ کی وجہ سے ہر قسم کے ریاء سے پاک تھیں۔ جس پر عرش کے خدا نے بھی گواہی دی کہ اے نبی تو کہہ دے میری نماز، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی امر کا حکم دیا گیا ہے اور میں اُس کا سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

(سورۃ الانعام: 164,163)

فرض نمازوں کے علاوہ بالخصوص رات کے وقت آپؐ اللہ تعالیٰ کی گہری محبت سے سرشار ہو کر نہایت خشوع و خضوع سے بہت لمبی اور خوبصورت نماز پڑھا کرتے تھے۔ اپنے رب کی عبادت آپ کو ہر دوسری چیز سے زیادہ عزیز تھی۔ اپنی عزیز ترین بیوی حضرت عائشہؓ کے ہاں نویں دن باری آتی تھی۔ ایک دفعہ موسم سرما کی سرد رات کو ان کے لحاف میں داخل ہو جانے کے بعد اُن سے فرمانے لگے کہ عائشہ! اگر اجازت دو تو آج رات میں اپنے رب کی عبادت میں گزار لوں۔ انہوں نے بخوشی اجازت دے دی اور آپ نے رات بھر عبادت میں روتے روتے سجدہ گاہ تر کر دی۔

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور للسیوطی جلد 6 ص 27 مطبوعہ بیروت)

توحید کے اقرار کا بھی آپ کو بہت لحاظ تھا۔ ایک دفعہ ایک انصاری نے عرض کیا کہ میرے ذمہ ایک مسلمان لونڈی آزاد کرنا ہے۔ یہ ایک حبشی لونڈی ہے اگر آپؐ سمجھتے ہیں کہ یہ مومن ہے تو میں اسے آزاد کر دیتا ہوں۔ آنحضورؐ نے اس لونڈی سے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا! کیا گواہی دیتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا یوم آخرت پر ایمان لاتی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا ”اسے آزاد کر دو۔ یہ مومن عورت ہے۔“

(مسند احمد جلد 3 ص 452 مطبوعہ بیروت)

قیام توحید

رسول اللہؐ کی شریعت کا پہلا سبق ہی کلمہ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تھا۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپؐ کا اوڑھنا بچھونا توحید ہی تھا۔ صبح و شام خدا کی توحید کا دم بھرتے تھے۔ دن چڑھتا تو آپؐ کے لبوں پر یہ دعا ہوتی۔ ”ہم نے اسلام کی فطرت اور کلمۂ اخلاص

(یعنی توحید) پر اور اپنے نبی محمدؐ کے دین اور اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر صبح کی جو موحد تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔"

(مسند احمد جلد 3 ص 406 مطبوعہ بیروت)

شام ہوتی تو یہ دعا زبان پر ہوتی۔ "ہم نے اور سارے جہان نے اللہ کی خاطر شام کی ہے اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے۔ تمام تعریفوں کا وہی مالک ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔" (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل: 4901)

کوئی مصیبت درپیش ہوتی تو یہ دعا کرتے۔ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عظمت والا اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظیم عرش کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمان اور زمین کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش کریم کا رب ہے۔" (بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الکرب: 5869)

حضرت محمد مصطفےٰ ہی تھے جنہوں نے شرک و بت پرستی کے ماحول میں نعرۂ توحید بلند کیا۔ پھر عمر بھر علم توحید بلند کیے رکھا اور کبھی اس پر آنچ نہ آنے دی۔ اس کلمۂ توحید کی خاطر ہر طرح کے دکھ اٹھائے، اذیتیں برداشت کیں، اپنے جانی دوستوں کی قربانی دی اور خود اپنی جان کی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ ہمیشہ قیام توحید کے لئے کوہ استقامت بن کر تمام ابتلاؤں کا مقابلہ کیا۔ آپؐ نے توحید کو ہی ذریعہ نجات قرار دیا اور فرمایا کہ جس نے صدق دل سے توحید باری کا اقرار کیا وہ جنتی ہے۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 411 مطبوعہ بیروت)

اپنی امت کو ہمیشہ توحید کے ترانے اور نغمے الاپنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے دن میں سو مرتبہ خدا کی توحید کا یوں اقرار کیا کہ "خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اُسی کی ہے۔ تمام تعریفوں کا بھی وہ مستحق ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے"۔ ایسے شخص کو دس غلاموں کی آزادی کے برابر ثواب ہوگا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں مٹائی جائیں گی۔ توحید باری پر مشتمل یہ ذکر اُس دن شام تک کے لئے شیطان سے اُس کی پناہ کا ذریعہ بن جائے گا اور کوئی شخص اُس سے بہتر عمل والا قرار نہیں پائے گا سوائے اُس شخص کے جو یہ ذکر اس سے زیادہ کثرت سے کرے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ)

رسول اللہؐ نے توحید کی حفاظت کی خاطر وطن کی قربانی بھی دی اور مدینہ ہجرت کر لی۔ جب وہاں بھی دشمن تعاقب کر کے حملہ آور ہوا تو مجبوراً دفاع کے لئے تلوار اٹھائی مگر ان دفاعی جنگوں کی غرض بھی یہی تھی کہ خدا کا نام بلند ہو۔

ایک دفعہ کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کوئی شخص حمیت کی خاطر لڑتا ہے، کوئی شجاعت کے لئے تو کوئی مال غنیمت کی خاطر۔ ان میں سے خدا کی خاطر جہاد کرنے والا کون شمار ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا "وہ شخص جو اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور توحید کی عظمت قائم ہو، فی الحقیقت وہی خدا کی راہ میں لڑنے والا شمار ہوگا۔" (بخاری کتاب الجہاد باب من قاتل لتکون کلمۃ اللّٰہ ھی العلیا: 2599)

رسول اللہؐ نے توحید کا یہ احترام بھی قائم کیا کہ اپنے اوپر حملہ آور ہونے والے اور ظلم کرنے والے جانی دشمنوں کے متعلق فرمایا کہ اب بھی اگر یہ کلمۂ توحید پڑھ لیں تو ہماری ان سے کوئی لڑائی نہیں۔

(بخاری کتاب الایمان باب فان تابو واقاموا الصلوٰۃ: 24)

گویا ہماری تلواریں جو اپنے دفاع کے لئے اٹھی تھیں کلمہ کے احترام میں پھر میانوں میں واپس چلی جائیں گی۔ چنانچہ آنحضورؐ نے کلمہ توحید کا اقرار کرنے پر جانی دشمن کو امان دینے کا حکم دیا ہے۔

حضرت مقداد بن عمرو کندیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ سے پوچھا کہ اگر کسی کافر کے ساتھ میدان جنگ میں میرا مقابلہ ہو، وہ میرا ہاتھ کاٹ دے اور کسی درخت کی آڑ لے کر مجھ سے بچنے کی خاطر کہہ دے کہ میں اللہ کی خاطر مسلمان ہوتا ہوں تو کیا اس کلمے کے بعد میں اسے قتل کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ فرمایا "نہیں تم اسے ہرگز قتل نہ کرو۔" میں نے عرض کیا حضورؐ اس نے میرا ہاتھ کاٹا ہے اور اس کے بعد مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا "اسے قتل نہ کرو۔ اگر تم اسے قتل کرو گے تو وہ مسلمان اور تم کافر سمجھے جاؤ گے۔"

(بخاری کتاب المغازی باب شہود الملائکۃ بدراً)

حضرت اسامہؓ نے جب ایک جنگ میں مدمقابل دشمن کو (جس نے کلمہ پڑھ لیا تھا) ہلاک کر دیا تو آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ توحید کا اقرار کرنے والے ایک شخص کو کیوں قتل کیا؟ قیامت کے روز جب کلمہ تمہارے گریبان کو پکڑے گا تو کیا جواب دو گے؟ اور جب اسامہؓ نے کہا کہ وہ سچے دل سے کلمہ نہیں پڑھتا تھا تو فرمایا کہ "کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟"

(مسلم کتاب الایمان باب تحریم قتل الکافر بعد ان قال لا الہ الا اللّٰہ: 140)

حضرت عمرؓ ایک دفعہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو پکار کر فرمایا سنو! اللہ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، جسے قسم کھانے کی ضرورت پیش آئے وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔ (بخاری کتاب الادب باب من لم یرا کفار من قال متاولاً او جاھلاً)

کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ عامر بن مالک جو بنی عامر کا سردار تھا نبی کریمؐ کے پاس کوئی تحفہ لے کر آیا۔ آپ نے اسے اسلام کی طرف دعوت دی۔ اس نے انکار کیا تو آپ نے غیرت توحید کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

(مجمع الزوائد للھیثمی جلد 4 ص 127 مطبوعہ بیروت)

زندگی کے بڑے سے بڑے ابتلاء میں بھی جب خود رسول اللہؐ اور آپ کے صحابہ کی جانیں خطرہ میں تھیں، آپؐ توحید کی حفاظت سے غافل نہیں ہوئے بلکہ آپؐ کی محبت توحید کمال شان کے ساتھ ظاہر ہوئی۔

غیرت توحید

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ غزوۂ بدر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے کہ حرۃ الوبرۃ مقام پر ایک مشرک شخص حاضر خدمت ہوا۔ جرأت و شجاعت میں اس کی بہت شہرت تھی۔ صحابہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے (کہ ایک سورما حالت جنگ میں میسر آیا ہے)۔ اس نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اس شرط پر آپ کے ساتھ لڑائی میں شامل ہونے آیا ہوں کہ مال غنیمت سے مجھے بھی حصہ دیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا پھر تم جا سکتے ہو۔ میں کسی مشرک سے مدد لینا نہیں چاہتا۔ سبحان اللہ! توحید کی کیسی غیرت ہے کہ حالت جنگ میں ہوتے ہوئے بھی ایک بہادر سورما کی مدد اس لئے قبول کرنے کو تیار نہیں کہ وہ مشرک ہے۔ کچھ دیر بعد اس نے پھر حاضر ہو کر یہی درخواست کی تو آپؐ نے وہی جواب دیا۔ وہ تیسری دفعہ آیا اور عرض کیا کہ مجھے بھی شریک لشکر کر لیں۔ آپؐ نے پھر پوچھا کہ اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس دفعہ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا "ٹھیک ہے پھر ہمارے ساتھ چلو۔" (مسلم کتاب الجہاد والسیر باب کراھۃ الاستعانۃ فی الغزو بکافر)

عظمت توحید

غزوۂ احد میں کفار مکہ کے درۂ اُحد سے دوبارہ حملہ کے بعد مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اس دوران ستر مسلمان شہید ہوئے تھے۔ خود حضورؐ کی شہادت کی خبریں پھیل گئیں۔ دشمن کو اس پر خوش ہونے کا موقع میسر آگیا۔ ابوسفیان فخر میں آکر اپنی فتح جتلانے لگا۔ اس نازک حالت میں (جب مسلمان خود حفاظتی کی خاطر ایک پہاڑی دامن میں پناہ گزین تھے) ابوسفیان مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "کیا تم لوگوں میں محمد موجود ہیں؟" رسول کریم ﷺ نے ازراہ مصلحت ارشاد فرمایا کہ ان کو جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ مسلمانوں کی خاموشی دیکھ کر ابوسفیان کا حوصلہ بڑھا۔ کہنے لگا کیا تم میں ابوقحافہ کا بیٹا (ابوبکرؓ) ہے؟ حضورؐ نے پھر ارشاد فرمایا کہ جواب نہ دو۔ اس پر ابوسفیان پھر بولا کیا تم میں خطاب کا بیٹا (عمرؓ) ہے؟ مسلمانوں کی مسلسل خاموشی دیکھ کر ابوسفیان نے فتح و کامرانی کا نعرہ لگایا اور کہا اُعْلُ ھُبَل۔ ھبل بت زندہ باد۔ یہ سن کر رسول ﷺ کی غیرت توحید نے جوش مارا اور آپؐ نے جواب دینے کا ارشاد فرمایا۔ صحابہ نے پوچھا ہم کیا کہیں؟ فرمایا کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَل اللہ سب سے بلند اور اعلیٰ شان والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہمارا تو عزیٰ بت ہے۔ تمہارا کوئی عزیٰ نہیں! آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کو جواب دو اور یہ کہو کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ احد)

خدائے واحد کا گھر ابراہیمؑ خلیل اللہ نے ان دعاؤں کے ساتھ تعمیر کیا تھا کہ خدایا مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچانا۔ (سورۃ ابراھیم: 36)

رسول اللہؐ کی بعثت کے وقت اس خانہ خدا کو 360 جھوٹے خداؤں نے گھیر رکھا تھا۔ لیکن ابراہیمی دعاؤں کی بدولت رسول اللہؐ کے ذریعہ اس ظلم اور جھوٹ کے مٹنے کا وقت آگیا تھا چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے خانہ کعبہ تشریف لا کر خدا کے گھر کو بتوں سے پاک کیا۔

مکے میں داخلے کے وقت دنیا نے کمال انکسار کا ایک منظر دیکھا کہ جب اپنی ذات کا معاملہ تھا تو اس فخر انسانیت نے اپنا وجود کتنا مٹا دیا اور اپنا سر کتنا جھکا دیا تھا کہ سواری کے پالان کو چھونے لگا لیکن جب رب جلیل کی عظمت و وحدانیت کی غیرت کے اظہار کا وقت آیا تو نبیوں کے اس سردارؐ نے ایک ایک بت کے پاس جا کر پوری قوت سے اُس پر اپنی کمان ماری۔ یکے بعد دیگرے ان کو گراتے چلے گئے۔ آپ بڑے جلال سے یہ آیت پڑھ رہے تھے۔ (-) (سورۃ بنی اسرائیل: 82) کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا اور وہ ہے ہی مٹنے والا۔

(بخاری کتاب المغازی باب فتح مکہ)

قربانیوں کا مطالبہ

◆ تحریک جدید کے اجراء کے وقت ہی سیدنا حضرت مصلح موعود نے ہمیں آگاہ فرما دیا تھا کہ ساری دنیا میں دعوت الی اللہ کے کام کے اخراجات بڑھتے چلے جائیں گے جو بہرحال ہمیں برداشت کرنے پڑیں گے۔ 16۔ نومبر 1934ء کے خطاب میں آپ نے فرمایا:۔

"آپ لوگوں سے ایسی بھی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا اور ممکن ہے کہ پہلے وہ معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی جائیں اس لئے ہر گوشے کے احمدی اس کیلئے تیار رہیں۔"

مذکورہ بالا بروقت آگاہی کے مطابق آپ نے مالی قربانی کا پہلے کم از کم معیار 5 روپے سالانہ مقرر فرمایا۔ 1950ء میں مشن ہائے بیرون میں معقول اضافہ کے نتیجے میں آپ نے مالی قربانی کا معیار ماہوار آمد کے پانچویں حصے کے برابر مقرر فرمایا۔ 1953ء میں تحریک جدید کے مستقل ہونے پر ماہوار آمد کے برابر یا ماہوار آمد کے نصف کے برابر مالی قربانی کا معیار مقرر فرمایا۔ اب جبکہ خدا کے فضل سے 176 ممالک میں جماعت مستحکم ہو چکی ہے اور مربیان کرام کی تعداد چار گنا ہو چکی ہے تو مخلصین جماعت کو ایک ماہ یا نصف کے برابر وعدہ پیش کرنا از بس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کے تقاضے کے مطابق قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

آرکیٹیکٹ بشیرالدین کمال صاحب

میرے والد مکرم قاضی محمد ابراہیم صاحب

خاکسار کے والد کا نام قاضی محمد ابراہیم ہے۔ آپ موضع مانک تحصیل و ضلع نارووال کے رہنے والے تھے۔ آپ کا تعلق راجپوت فیملی سے تھا۔ چونکہ نمبرداری آپ کے گھر میں تھی اس لئے مختلف نوعیت کے معاملات کے فیصلہ جات کرنے ہوتے تھے۔ اس لئے ''قاضی'' کے نام سے بھی جانے جاتے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے آپ مدرس تھے۔ اس لئے زمینداری سے آپ کو اتنا لگاؤ نہیں تھا۔

قبول احمدیت

گاؤں میں آپ اکیلے ہی احمدی تھے۔ آپ نے اپنے والد صاحب سے سنا تھا اور سنتے بھی رہتے تھے کہ امام مہدی کے آنے کا وقت ہو چکا ہے اس لئے امام مہدی یا تو آچکے ہیں یا آنے ہی والے ہیں۔ آپ علمی ذوق بھی رکھتے تھے اس لئے آپ نے اپنے ایک رشتہ دار مدرس بھائی کے ساتھ مل کر احمدیت کے بارہ میں تحقیق شروع کی۔ دونوں بھائی اس نتیجہ پر پہنچے کہ وقت کے لحاظ سے امام مہدی آچکا ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دور تھا چنانچہ آپ نے اس تحقیق کے نتیجہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لی جبکہ آپ کے ساتھی بھائی نے اپنی گھریلو اور خاندانی مخالفت کی وجہ سے بیعت نہ کی۔ اس کے مقابل پر آپ نے مخالفت کی قطعاً پرواہ نہ کی اور احمدیت پر سختی سے قائم رہے یہاں تک کہ آپ کو گھر سے بھی نکال دیا گیا اور تمام خاندان نے میل ملاپ بھی چھوڑ دیا۔ شادی بیاہ میں آپ کو شریک نہیں کیا کرتے تھے بلکہ کہا کرتے تھے کہ اگر ''ابراہیم'' شادی میں شریک ہوا تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔ اتنی مخالفت کے باوجود آپ نے تمام خاندان سے تعلق رکھا اور یہ تعلق آپ کی وفات تک قائم رہا۔ آپ اپنے خاندان کو مخالفت کے باوجود دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ بے دھڑک اپنے رشتے داروں کے گھروں میں چلے جایا کرتے تھے۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کی ایک بیوی بھی آپ کو چھوڑ گئی۔ ایک دفعہ چھت پر اس سے ملاقات ہوگئی (کیونکہ دیہات میں مکانوں کی چھتیں پاس پاس ہوتی تھیں) اور آپ نے اس کو گھر آنے کو کہا۔ تو اس نے کہا کہ احمدیت چھوڑ دو گے تو میں آجاؤں گی۔ آپ نے احمدیت کیا چھوڑنی تھی اس کو چھوڑ دیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہوگئیں اور جلد ہی فوت ہوگئیں۔ آپ کی احمدیت سے محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے بچپن میں ہی خاکسار کا نام ''ریاض احمد'' سے تبدیل کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام پر ''بشیرالدین'' رکھا۔

عبادات سے شغف

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نمازوں میں باقاعدہ تھے اور تہجد بھی باقاعدگی سے تمام عمر ادا کرتے رہے۔ آپ جس گاؤں میں رہائش پذیر تھے وہاں پر جماعت نہ تھی۔ تین میل کے فاصلہ پر جماعت احمدیہ تھی (پاکستان بننے سے پہلے) وہاں پر ہر جمعہ باقاعدگی سے جاتے بلکہ وہاں جمعہ بھی پڑھاتے۔ اور جہاں بھی اپنی تبدیلی کے سلسلہ میں جاتے جماعت سے ضرور تعلق رکھتے خواہ اس ضمن میں آپ کو میلوں سفر بھی کرنا پڑے کرتے۔

اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خصوصاً توجہ دیتے تھے۔ ہر وقت اس امر کی نگرانی کرتے تھے کہ ان کی اولاد نمازیں ادا کرتی ہے کہ نہیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے لئے تلقین کرتے رہتے تھے۔ بلکہ بعض دفعہ عبادات ادا نہ کرنے کی صورت میں اپنے بچوں کی سرزنش بھی کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ خاکسار جب لاہور میں اپنی پڑھائی کے سلسلہ میں ہوسٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔ دل میں خیال آیا کہ پہلے تو باپ کے ڈر سے عبادت بجا لاتا تھا اب خدا کے ڈر اور محبت سے عبادت بجا لایا کروں گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بہرحال یہ آپ کی ہی تربیت کا نتیجہ تھا۔

اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل خاکسار ان کو ملنے کے لئے لاہور گیا۔ کیونکہ اس وقت آپ لاہور میں رہائش پذیر تھے۔ تو مجھے الوداع کہنے کے لئے چھاؤنی ریلوے اسٹیشن پر آئے اور مجھے کہا کہ میں اس وجہ سے آپ سے بہت خوش ہوں کہ آپ یعنی خاکسار دین سے محبت کرتے ہیں۔ یہ آپ سے میری آخری ملاقات تھی۔

آپ ہمیشہ اپنے بچوں کے لئے اور دیگر امور کے لئے بہت دعائیں کرتے تھے۔ چلتے پھرتے دعاؤں میں ہی لگے رہتے۔ تہجد میں تو آپ رو رو کر بہت ہی دعائیں کرتے تھے۔ آپ کی دعاؤں کا ہی ثمرہ آج بھی ہم کو مل رہا ہے۔

قرآن کریم سے عشق

آپ کو قرآن کریم سے عشق تھا۔ اپنی تبدیلی کے نتیجہ میں جس گاؤں میں بھی آپ ٹھہرتے۔ آپ وہاں بچوں کو بلا تخصیص قرآن کریم ضرور پڑھاتے۔ خاکسار کے ہوش کے وقت جس گاؤں میں آپ ٹھہرے گاؤں کا نام ''لدھڑ'' ہے۔ جو ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے۔ اس گاؤں کے رہنے والے بالکل ان پڑھ تھے یہاں تک کہ خط وغیرہ پڑھوانے کے لئے سکھوں اور ہندوؤں کے گاؤں میں جایا کرتے تھے۔ کیونکہ اس گاؤں کے ساتھ تین گاؤں ہندوؤں اور سکھوں کے تھے۔ آپ نے اس گاؤں کے بھی اکثر بچوں کو نہ صرف قرآن کریم پڑھایا بلکہ ان بچوں کو سکول میں بھیجنے کے لئے والدین کو ترغیب دیتے۔ اس طرح جہاں آپ نے روحانی علوم سے ان لوگوں کو منور کیا وہاں دنیاوی علوم سے بھی سکھائے یہی وجہ ہے کہ آج بھی انہیں بہت اچھے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی ذریت سے ان کے بچوں کی بھی آج لوگ بہت عزت کرتے ہیں۔

آپ نے گاؤں کے بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا۔ بلکہ اپنی ساری اولاد کو بھی اور آپ کی یہ بھی خواہش تھی کہ آپ کی اولاد قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھے۔ چنانچہ اس ضمن میں اپنے بچوں کو قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ سیکھنے کے لئے دوسرے گاؤں میں نہ صرف بجھواتے رہے بلکہ نگرانی بھی کرتے رہتے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آپ قرآن کریم ہی پڑھاتے رہے۔

حضرت مسیح موعود کے کلام سے محبت

حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام سے آپ کو خصوصاً محبت تھی۔ اور بہت سے شعر آپ کو زبانی یاد تھے۔ جو دعوت الی اللہ میں آپ کے بہت کام آتے تھے۔ آپ خوش الحان تھے اور بڑی خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود کے شعر اونچی آواز میں پڑھتے رہتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ سکول میں اکثر چلتے پھرتے خوش الحانی سے شعر پڑھتے رہتے تھے۔ اس کلام سے متاثر ہو کر آپ کے ایک ساتھی استاد ماسٹر لال دین صاحب احمدی ہوگئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بلند اخلاق کے مالک تھے۔ تمام ہندو اور سکھ آپ کی بہت عزت وتکریم کرتے تھے۔ بلکہ جس سکول میں آپ پڑھاتے تھے۔ وہ ہندوؤں اور سکھوں کے گاؤں میں تھا۔

1947ء میں جب پاکستان بنا۔ اس وقت بہت قتل وغارت ہوئی۔ ایک دفعہ ایک طرف سے ہندوؤں اور سکھوں کا جتھا مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے نمودار ہوا۔ دوسری طرف سے مسلمانوں کا جتھا بھی مقابلہ پر آیا۔ آپ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو آپ باری باری دونوں گروہوں کے پاس گئے اور دونوں کو اپنے اپنے گاؤں میں واپس کر کے آئے۔ اس طرح دونوں کو قتل وغارت سے بچا لیا۔ جبکہ سب سہمے ہوئے تھے۔ اس کے بعد جب ہندو سکھ وہاں سے جانے لگے تو آپ کو بہت سے سامان کی پیشکش کی بلکہ دینے کی بہت کوشش کی لیکن آپ نے اسے ٹھکرا دیا۔

جلسہ سالانہ میں شرکت

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے باقاعدگی کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شرکت فرماتے رہے۔ پارٹیشن سے پہلے قادیان اور پارٹیشن کے بعد ربوہ میں۔ ربوہ میں تو اپنے بچوں کے ہمراہ شریک ہوتے تھے۔ اس سلسلہ میں آپ سارا سال ہی تیاری کرتے رہتے۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدیت جیسی عظیم نعمت آپ کے ذریعہ ہمیں نصیب ہوئی۔ ورنہ پتہ نہیں ہم کہاں ہوتے اور کیا ہوتے۔ لیکن خاکسار نے احمدیت محض اس لئے قبول نہ کی کہ والد صاحب احمدی ہیں بلکہ پوری تحقیق کی۔ جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس وقت دمدار ستارہ طلوع ہوتا تھا۔ خاکسار نے اس پر تحقیق کی اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ بھی احمدیت کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ بلکہ خاکسار نے اس پر ایک مضمون بھی لکھا جو کہ الفضل میں مورخہ 28 جون 1970ء میں بھی چھپ چکا ہے۔ اور جس کا عنوان یہ تھا کہ ''شہاب ثاقب اور دمدار ستارے کا ظہور اور اس کی اہمیت'' اس کے علاوہ کچھ خوابیں بھی ایسی دیکھیں جن سے صداقت احمدیت ظاہر ہوتی تھی۔

آپ کی خواہش تھی کہ خاکسار ڈرافٹسمین بنے۔ (اس وقت گاؤں میں ڈرافٹسمین اور اوورسیر کو بڑا عہدہ سمجھا جاتا تھا) چنانچہ میٹرک کرنے کے بعد خاکسار نے روزنامہ ''الفضل'' میں ایک اشتہار کے مطابق میو سکول آف آرٹس لاہور (آجکل نیشنل کالج آف آرٹس) آرکیٹکچر ڈرافٹسمین کے لئے درخواست بجھوادی۔ کچھ عرصہ کے بعد انٹرویو اور ٹیسٹ کے لئے بلاوا آگیا۔ چنانچہ آپ خاکسار کو لاہور جانے کے لئے الوداع کہنے کے لئے ایک میل تک پیدل ساتھ آئے اور ساتھ کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کی دعاؤں کے طفیل خاکسار 150 لڑکوں میں سے ٹیسٹ میں کامیاب ہو کر ان 40 لڑکوں کی فہرست میں شامل ہوگیا جو انٹرویو کے لئے منتخب ہوئے۔ پھر انٹرویو میں کامیاب ہو کر ان 20 لڑکوں میں شامل ہوگیا۔ جو داخلہ کے لئے منتخب ہوئے۔ خاکسار آپ کی خواہش کے مطابق کامیاب ہو کر تیسرے نمبر پر آگیا اور یہ پوزیشن آخر وقت تک رہی اور پھر وظیفہ کا بھی حقدار قرار پایا۔ اس طرح خاکسار نے یہ کورس مکمل کیا۔

آپ ہر ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ کو دعا کے لئے خط لکھتے رہتے تھے اور خط کا جواب آنے پر بہت خوش ہوتے تھے۔ بلکہ دیگر بزرگان کو بھی دعا کے لئے لکھتے رہتے تھے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلد ہی نظام وصیت سے منسلک ہوگئے اور آپ ہمیشہ ہی یہ تلقین کرتے رہتے تھے کہ میری وفات کے بعد مجھے بہشتی مقبرہ میں ضرور دفن کرنا۔ چنانچہ وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش بھی پوری کر دی اور آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر پیار کی نظر ڈالے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37266 میں محمد نواز ابن اللہ رکھا قوم وینس جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھروہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 31-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد نواز ولد اللہ رکھا گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد عبدالغنی ٹھروہ سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ولد محمد سلیم ٹھروہ سیالکوٹ

مسل نمبر 37267 میں عطاء الودود احمد ولد نصیر احمد نسیم قوم ہری سہ پھوجٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھروہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 31-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عطاء الودود احمد ولد نصیر احمد نسیم گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ولد عبدالغنی ٹھروہ سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد تبسم وصیت نمبر 31435

مسل نمبر 37268 میں محمد اکرم بٹ ابن محمد اسلم بٹ قوم بٹ پیشہ کارکن خزانہ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ترکہ والد مکان برقبہ 10 مرلے میں سے میرا حصہ -/50000 روپے فروخت شدہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/3612 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد اکرم بٹ ولد محمد اسلم بٹ گواہ شد نمبر 1 احمد علی ولد صوفی محمد یوسف احمد نگر گواہ شد نمبر 2 شریف احمد ولد امام الدین احمد نگر

مسل نمبر 37269 میں امۃ الشکور زوجہ خلیل احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ پلاٹ برقبہ 1 کنال 3 مرلے واقع 1/2 دارالفضل شرقی ربوہ جس کے اوپر مکان بیٹوں کا ہے۔ -/500000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ /1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امۃ الشکور بیوہ خلیل احمد ربوہ گواہ شد نمبر 1 لطیف احمد ولد خلیل احمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہد وصیت نمبر 32683

مسل نمبر 37270 میں زاہدہ یاسمین بنت رانا اقبال الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ زاہدہ یاسمین گواہ شد نمبر 1 رانا اقبال الدین والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد خاں ولد ظفر احمد خاں ربوہ

مسل نمبر 37271 میں محبوب عالم ابن مبارک احمد شاد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3380 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محبوب عالم ولد مبارک احمد شاد گواہ شد نمبر 1 سید طاہر محمود ماجد ولد سید غلام احمد نثار ربوہ گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ولد علی محمد ربوہ

مسل نمبر 37272 میں فاتح الدین بسراء ولد چوہدری احسان الرحمن بسراء قوم بسراء پیشہ دوکانداری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین ساڑھے پانچ ایکڑ مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان 17/3 باب الابواب مالیتی -/431446 روپے۔ 3۔ رہائشی پلاٹ واقع دارالعلوم مالیتی -/1200000 روپے۔مندرجہ بالا تمام جائیداد ترکہ والد ہے جس میں والدہ، تین بھائی اور تین بہنیں وارث ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد فاتح الدین بسراء گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد ولد غلام علی باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ولد حسن محمد باب الابواب ربوہ

مسل نمبر 37273 میں بشریٰ نجم زوجہ فاتح الدین بسراء قوم گجر پیشہ ٹیچر عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/40000 روپے۔2۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلے واقع نصرت آباد ربوہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/13905 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ نجم احمد گواہ شد نمبر 1 مصطفیٰ تبسم ولد نجم الدین شہید دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ولد حسن محمد باب الابواب ربوہ

مسل نمبر 37274 میں امۃ الواسع فرحانہ بنت چوہدری احسان الرحمان بسراء قوم بسراء پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین اندازاً ساڑھے پانچ ایکڑ مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان 17/3 باب الابواب مالیتی -/431446 روپے۔ 3۔ رہائشی پلاٹ واقع دارالعلوم ربوہ مالیتی -/1200000 روپے۔مندرجہ بالا تمام جائیداد ترکہ والد ہے جس میں والدہ ہم 3 بہنیں اور 3 بھائی حصہ دار ہیں۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امۃ الواسع بنت چوہدری احسان الرحمن بسراء گواہ شد نمبر 1 نعمت الرحمن ولد احسان الرحمن بسراء باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 2 فرید محمود مبشر ولد احسان الرحمن باب الابواب ربوہ

مسل نمبر 37275 میں عبدالاعلیٰ ابن محمد عبدالرفیع خاور قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع دارالرحمت وسطی ترکہ والد جس میں تین بھائی۔ ایک بہن اور والدہ حصہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالاعلیٰ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد ولد عبدالرفیع دارالرحمت ربوہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد وصیت نمبر 33719

مسل نمبر 37276 میں صائمہ کنول زوجہ مبشر احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 70 گرام مالیتی -/42000 روپے۔ یہ زیورات بصورت حق مہر ملے تھے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صائمہ کنول گواہ شد نمبر 1 محمد حسین ولد غلام محمد ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 37277 میں فرزانہ عفت بٹ بنت مشرف احمد بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فرزانہ عفت بٹ گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد ولد عبداللطیف ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد حسین ولد غلام محمد ناصر آباد شرقی ربوہ

مسل نمبر 37278 میں عابدہ شگفتہ بنت مرزا بشیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عابدہ شگفتہ گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام ولد حشمت علی دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد ناصر آباد ربوہ

مسل نمبر 37279 میں راشدہ شگفتہ بنت مرزا بشیر احمد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2100 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راشدہ شگفتہ گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام ولد حشمت علی دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد ناصر آباد ربوہ

مسل نمبر 37280 میں آسیہ ناہید عاشی بنت محمد اختر صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ آسیہ ناہید عاشی گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام ولد حشمت علی دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد ناصر آباد ربوہ

مسل نمبر 37281 میں مبارکہ لطیف بنت عبداللطیف بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 11 گرام مالیتی -/7920 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبارکہ لطیف بنت عبداللطیف گواہ شد نمبر 1 مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسداللہ ولد رانا عطاء اللہ ناصر آباد غربی ربوہ وصیت نمبر 26347

مسل نمبر 37282 میں شوکت جہاں بنت رانا عطاء اللہ خاں قوم جھمٹ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 83/A ناصر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی 15.320 گرام مالیتی -/10900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شوکت جہاں گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام ولد حشمت علی دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسداللہ وصیت نمبر 26347

مسل نمبر 37283 میں کامران احمد خان ناصر ابن ناصر احمد خان قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 108 جمیل ہاؤس ناصر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کامران احمد خان گواہ شد نمبر 1 مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسداللہ

مسل نمبر 37284 میں رخسانہ مبشرہ طارق زوجہ طارق احمد محسن قوم بروالے جٹ پیشہ طالب علمی (خانہ داری) عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-17 بیوت الحمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 103.25 مالیتی -/67130 روپے۔ 2۔ حق مہر -/60000 روپے۔ جن میں سے -/35000 روپے بصورت زیور وصول شدہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رخسانہ مبشرہ طارق گواہ شد نمبر 1 طارق احمد محسن مربی سلسلہ وصیت نمبر 30618 گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد ولد امام دین

ضرورت ٹیچرز
سکول میں چند ٹیچرز (مرد) کی آسامیاں خالی ہیں۔
خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں
ایف سی سائنس اکیڈمی
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ فون: 212535

خبریں

شجاعت مستعفی وزیراعظم چوہدری شجاعت حسین مستعفی ہو گئے ہیں ان کے استعفیٰ کے ساتھ ہی وفاقی کابینہ بھی تحلیل ہوگئی ہے۔ صدر پرویز مشرف نے استعفیٰ منظور کرلیا۔ نئے قائد ایوان کے انتخاب تک چوہدری شجاعت حسین کو کام جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ وزیراعظم نے اپنے الوداعی خطاب میں کہا۔ قوم نے جو امانت سونپی وہ واپس کر دی ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ذمہ داری پوری کر کے عزت سے عہدہ چھوڑ رہا ہوں۔ ارکان پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمیں مل کر صدر مشرف کی طرح مشکل فیصلے کرنا ہونگے۔ شوکت عزیز جلد وزارت عظمیٰ سنبھال لیں گے۔

روس کے دو مسافر طیارے تباہ روس کے دو مسافر طیارے گر کر تباہ ہو گئے جس سے دونوں طیاروں میں سوار 135۔ افراد ہلاک ہو گے۔ دونوں طیارے ماسکو سے ایک ہی وقت میں اڑے۔ دارالحکومت سے 125 کلومیٹر دور حادثہ پیش آیا۔ روسی حکام نے کہا ہے کہ دہشت گردی کا امکان رد نہیں کیا جا سکتا۔ ہائی جیکنگ کا سگنل بھی وصول ہوا تھا۔

نجف کے بڑے حصے پر امریکی فوج کا قبضہ امریکی فوج نے نجف کے بڑے حصے پر قبضہ کرلیا ہے۔ ٹینک روضہ حضرت علیؓ کے دروازے پر پہنچ گئے ہیں اور روضہ کے اردگرد پوزیشنیں سنبھال لی ہیں۔ عراقی پولیس نے روضہ علیؓ کے چاروں مرکزی دروازے بند کر دیئے ہیں۔ امریکی طیاروں کے میزائل حملہ میں روضہ حضرت علیؓ کی کھڑکیاں شہید ہوگئی ہیں جبکہ عمارت دھوئیں اور گرد وغبار سے بھر گئی۔ عراق کے سرکردہ مذہبی شیعہ رہنما آیت اللہ سیستانی لندن سے وطن واپس پہنچ گئے ہیں اور روضہ علیؓ کو بچانے کیلئے مارچ کا اعلان کر دیا ہے۔ سیستانی کے ترجمان نے کہا ہے کہ مقدس مقامات پر بمباری کی گئی تو شدید قسم کے مظاہرے ہونگے۔ کمانڈر لشکر مہدی نے کہا کہ قابض فوج نے روضہ مبارک میں داخلہ ہونے کی کوشش کی تو تیل کی پائپ لائن تباہ کر دیں گے۔

فلوجہ پر بمباری فلوجہ پر مسلسل دو گھنٹے بمباری کی گئی جبکہ عمارہ میں برطانوی فوج نے تین بچوں سمیت 13 شہریوں کو جاں بحق کر دیا اور بیسیوں زخمی کر دیئے۔

امریکہ سے 64 پاکستانی ملک بدر امریکہ نے 64 پاکستانیوں کو ملک سے نکال دیا ہے 32 کو ملک چھوڑنے کی ہدایت کی گئی تھی جبکہ باقی نصف پر فراڈ اور گھریلو جرائم کے الزامات ہیں۔

القاعدہ کے رہنما کے گرد گھیرا تنگ القاعدہ کے آپریشنل چیف ابوخراج کے گرد دانا میں گھیرا تنگ کر دیا گیا ہے۔ اس کی جلد گرفتاری کا امکان ہے۔ 30 سالہ ابوفراج کے سر کی قیمت 2 کروڑ روپے مقرر ہے۔ لیبیا نژاد ابوفراج خالد شیخ کی گرفتاری کے بعد القاعدہ کا آپریشنل چیف بنا۔

لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری ظہور الٰہی نے کہا ہے کہ صوبے میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن تیزی سے کی جارہی ہے۔ اس سے پٹواری کلچر کا خاتمہ ہو جائے گا نئے نظام کے تحت لوگوں کی جائیدادوں سے متعلقہ حقوق کا مکمل تحفظ ہو سکے گا۔ اور محکمہ مال کی کارکردگی بہتر ہوگی۔

تعاون کی پیشکش قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمن نے وانا آپریشن بند کرانے کیلئے حکومت کو پیشکش کی ہے۔ اور کہا ہے کہ حکومت اس پیشکش کو بزدلی نہ سمجھے۔ ہمارا مقصد بے گناہ لوگوں کا قتل عام بند کرانا ہے۔ علماء کے خلاف کارروائیاں حکومت کو مہنگی پڑیں گی۔ حکمران ایم ایم اے کے گریبان سے ہاتھ نکال لیں۔ قبائلی عوام محب وطن ہیں۔ حکومتی پالیسیوں کے باعث محبّ وطن قبائلی ملک دشمن بن گئے۔ حکومت اور قبائل کے درمیان پائیدار مصالحت کرانے کیلئے میں تیار ہوں۔

قیدیوں سے بدسلوکی کا ذمہ دار عراق کی ابو غریب جیل میں قیدیوں سے بدسلوکی کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے امریکی وزیر دفاع رمز فیلڈ کو مورد الزام ٹھہرایا ہے۔ اور کہا ہے کہ زیادہ تر امریکیوں نے اپنی اذیت پسندی کی تسکین کے لئے قیدیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا اور جانوروں جیسا سلوک کیا۔

عراق سے 32 پاکستانی فرار عراق میں کام کرنے والے 32 پاکستانی فرار ہو کر کویت پہنچ گئے ہیں 12 نے سفارتخانے میں پناہ کی درخواست دے دی ہے

6 ڈیم تعمیر کرنے کا فیصلہ پنجاب کے محکمہ آبپاشی نے صوبہ میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے چھ ڈیم تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 6 ڈیموں میں ڈھوک پٹھان چنیوٹ، خانکی، روہتاس، نجوال اور لوگریالہ شامل ہیں۔ ڈھوک پٹھان اور نجوال ڈیم کی رپورٹ پہلے تیار کی جا رہی ہے۔

انسانیت سوز کارروائیاں اقوام متحدہ کے عہدیدار نے بتایا ہے کہ سوڈان کے شورش زدہ علاقے دارفر میں عرب ملیشیا کی انسانیت سوز کارروائیاں جاری ہیں۔ وہ لوگوں کو خوفزدہ کر کے لوٹ مار کر رہی ہے۔ کئی افراد کی ہلاکت اور خواتین سے بداخلاقی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

سپیشل بچوں کا پہلا ڈگری کالج یکم ستمبر 2004ء کو لاہور میں دنیا کے پہلے ڈگری کالج کا افتتاح ہوگا جس میں گونگے۔ بہرے، نابینا اور معذور بچے تعلیم حاصل کرسکیں گے۔

اسرائیل کا معاشی بائیکاٹ دیوار کی تعمیر کے خلاف عالمی عدالت کا فیصلہ نہ ماننے پر 116 غیر وابستہ ممالک نے اسرائیل کے معاشی بائیکاٹ کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اسرائیل یہودیوں کو اپنے ملک میں داخل نہیں ہونے دینگے

مچھر

دیکھنے میں ایک ننھا منا حقیر سا کیڑا مچھر قدرت کی تخلیق کا ایک شاہکار ہے- دنیا بھر میں اب تک تقریباً 500 اقسام کے وائرس دریافت کئے جا چکے ہیں جو انسان اور دیگر جانوروں میں مختلف بیماریاں پھیلاتے ہیں- ان میں سے آدھی اقسام کے وائرس مچھر میں موجود ہوتے ہیں- اگرچہ اس کا نظام حیات میں کردار سراسر منفی ہے یعنی بیماریاں پھیلاتا اور نقصان کا موجب بنتا ہے لیکن کردار ہے بہت زیادہ طاقتور- ملیریا- ییلو فیور- ہیپاٹائٹس اور نہ جانے کیا کیا اس زمرے میں آتے ہیں اور دنیا بھر میں سب سے زیادہ اموات مچھر کی بدولت ہی ہوتی ہیں- اس کی قوت شامہ بہت تیز ہوتی ہے اور رات کے گھپ اندھیرے میں نہایت آسانی سے اس جانور کو تلاش کر لیتا ہے جس کے جسم سے اس کو اپنی من پسند غذا یعنی خون مل سکے- عام طور پر نرم جلد والے بدن کو پسند کرتا ہے- اگر ایک کمرے میں بڑے اور بچے پاس پاس سو رہے ہیں تو بڑوں کو چھوڑ کر بچوں کی طرف جائے گا- خون کے علاوہ پودوں کا رس بھی اس کی غذا میں شامل ہے- اس کی خون پینے والی سرنج Syringe یا سوئی قدرت کے عجائبات میں سے ہے- انسانی خون اتنا گاڑھا ہوتا ہے اور اس کی سوئی اتنی باریک لیکن پھر بھی بآسانی اس سے خون پی لیتا ہے- اور پھر اس پر طرہ یہ کہ جو تیکی سی سونڈ نما چیز ہمیں نظر آتی ہے دراصل وہ خون پینے کی سوئی نہیں ہے- وہ تو محض ایک خول ہے جس کے اندر سے اصل اور زیادہ باریک سوئی برآمد ہوتی ہے اور اس سوئی کے ساتھ اور پانچ لچکدار ریشے ہوتے ہیں جو سب مل کر خون چوسنے کے عمل کو ممکن بناتے ہیں- جس جگہ مچھر اپنی سوئی داخل کرتا ہے وہاں پہلے ایک محلول داخل کرتا ہے جو انتہائی طاقتور اور زہریلا ہوتا ہے اور خون کو جمنے سے روکتا ہے اور اس سیال خون کو مچھر آسانی سے چوس سکتا اور ہضم کرسکتا ہے- ہماری جلد پر اس قدر خفیف مقدار میں یہ محلول لگایا جاتا ہے کہ اس کی پیمائش بھی ممکن نہیں- لیکن پھر بھی ہم مچھر کے کاٹنے کے بعد کتنی دیر تک وہاں خارش محسوس کرتے رہتے ہیں- یہ محلول اتنا طاقتور ہے کہ خود مچھر کے نظام خون کو پتلا کر کے تباہ کرسکتا ہے لیکن قدرت کا کرشمہ کہ یہ محلول صرف اس سوئی کی نوک جتنی جگہ پر ہی لگتا ہے جہاں مچھر کاٹتا ہے اور اس کا اپنا دوران خون اس سے ہرگز متاثر نہیں ہوتا- چونکہ یہ محلول صرف خون کو گاڑھا ہو کر جمنے سے روکنے اور پھر ہضم کرنے کے لئے مخصوص ہے اس لئے مچھر جب سبزیوں وغیرہ کا رس چوستا ہے تو اس میں یہ محلول استعمال نہیں ہوتا- اور بایں ہمہ کہ مچھر کے لعاب دہن میں یہ محلول مسلسل شامل ہوتا رہتا ہے لیکن پھر بھی اس کے دوران خون پر ہرگز اثر انداز نہیں ہوسکتا-

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔ اگست 2004ء

طلوع فجر	4:13
طلوع آفتاب	5:38
زوال آفتاب	12:10
وقت عصر	4:44
غروب آفتاب	6:42
وقت عشاء	8:06

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود ☎ 04524-215231

کافوری مرہم
NASIR ناصر
پھنسی پھوڑے اور خارش کیلئے مفید ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434 Fax:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، قم کاردیجی مکمل ڈائزن کے کشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

جدید لیبر روم
لیبر روم کو ترقی دیتے ہوئے دوران پیدائش بچے کے دل کی دھڑکن معلوم اور ریکارڈ کرنے کیلئے
(i)LCD FETAL DOPPLER DETECTOR
(ii)CARDIAC TOCOGRAPHY CTG
کا انتظام کیا گیا ہے۔ جبکہ لیکوریا کے مریضوں کیلئے Diathermy اور Pap Smear کا انتظام موجود ہے
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون: 213944-214499

C.P.L 29